کورس:عربی قواعد
سطح:بی ایس -عربی 1919
(یونٹ (4-1)

السؤال الاول: ضمیر کن کن صیغوں میں وجوباً پوشیدہ ہوتی ہے اور کن کن صیغوں میں جوازاً پوشیدہ ہوتی ہے؟(20)

السؤال الثالث:
درج ذیل فقرات میں حروف مشبہ بالفعل کے عمل نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟(20)
۱۔ انما یعاقب المسی ۲۔ کانما القصر جمیل
۳۔ لعلما الصناعۃ ناھضۃ ۴۔ لیتما التلامیذ ناجحون

السؤال الثانی:
مضاف پر الف لام لگانے کی کیا صورتیں ہیں؟(20)

السؤال الرابع: ضمیر کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں اور ضمیرمنصوب متصل اور مجرور متصل کس کس چیز سے متصل ہوتی ہے۔؟(20)

السؤال الخامس: خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔(20)
۱۔ اسمِ موصول کی ایک قسم ’’خاص‘‘ اور دوسری قسم ---------------ہے۔
۲۔ ہذانِ تثنیہ ------------کے لئے اسمِ اشارہ ہے۔
۳۔ اسم اشارہ قریب کی تعداد -----------ہے۔
۴۔ ھَاتَانِ البَدَانِ میں ھَاتَانِ ---------------ہے۔
۵۔ ھاتَانِ -----------کے لئے اسم اشارہ ہے۔

تفصیل جوابات

سوال اول: ضمیر کن کن صیغوں میں وجوباً پوشیدہ ہوتی ہے اور کن کن صیغوں میں جوازاً پوشیدہ ہوتی ہے؟

ضمیر ایک ایسی اسم ہے جو متکلم، مخاطب، یا غائب کی طرف اشارہ کرتی ہے اور فعل یا اسم کے ساتھ آتی ہے۔ ضمیر کی پوشیدگی کا مطلب یہ ہے کہ ضمیر جملے میں موجود ہے لیکن ظاہری طور پر نہیں لکھی جاتی بلکہ فعل یا اسم کے اندر ہی پوشیدہ رہتی ہے۔

وجوباً پوشیدہ ضمیر:
وجوباً پوشیدہ ضمیر اس وقت ہوتی ہے جب ضمیر کا فعل کے اندر موجود ہونا ضروری ہو، ورنہ جملہ کا معنی مکمل نہیں ہوتا۔ یہ زیادہ تر ان صیغوں میں پایا جاتا ہے جہاں فعل صرف ضمیر کے بغیر معنی نہیں دے سکتا۔
اس کی مثالیں درج ذیل ہیں:

ثلاثی مجرد کے باب میں فعل ماضی: جیسے "ضَرَبَ" (اس نے مارا) میں "ہُوَ" ضمیر پوشیدہ ہے۔ یہاں فاعل ظاہر نہ ہونے کے باوجود ضمیر پوشیدہ رہتی ہے، اور فعل کا معنی مکمل ہوتا ہے۔

فعل مضارع (رفع کے وقت): جیسے "یَفعَلُ" (وہ کرتا ہے) میں بھی "ہُوَ" ضمیر پوشیدہ ہے۔ یہاں بھی ضمیر کو ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ فعل کی شکل ہی اس کی نشاندہی کرتی ہے۔

جوازاً پوشیدہ ضمیر:
جوازاً پوشیدہ ضمیر ان صیغوں میں ہوتی ہے جہاں فعل یا اسم کے معنی ضمیر کے بغیر بھی مکمل ہو سکتے ہیں، لیکن ضمیر کو پوشیدہ رکھا جا سکتا ہے۔ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں:

جمع کے صیغے: جیسے "یَفعلُونَ" (وہ کرتے ہیں) میں "هُم" ضمیر پوشیدہ ہے۔ یہاں ضمیر کو ظاہر کرنا بھی جائز ہے، لیکن پوشیدہ رکھنے سے بھی معنی میں فرق نہیں آتا۔

مخاطب کے صیغے: جیسے "تَفعلینَ" (تم کرتی ہو) میں "اَنتِ" ضمیر پوشیدہ ہے۔ یہاں بھی ضمیر کو ظاہر کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

Geniusneshub.com

سوال دوم: مضاف پر الف لام لگانے کی کیا صورتیں ہیں؟

مضاف عربی زبان میں ایک ایسا اسم ہوتا ہے جو کسی دوسرے اسم (مضاف الیہ) کے ساتھ مل کر ایک مرکب بنتا ہے، اور اس کا تعلق یا اضافت مضاف الیہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ مضاف کو عموماً الف لام کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے، کیونکہ مضاف الیہ کی اضافت کے باعث وہ معرفہ (معروف) بن جاتا ہے۔ تاہم، کچھ مخصوص صورتوں میں مضاف پر الف لام لگایا جا سکتا ہے:

جب مضاف اپنے اضافت سے نکل کر مستقل حیثیت اختیار کر لے: جیسے "عبد" جو "عبد اللہ" میں مضاف ہے، لیکن جب "العبد" کے طور پر آتا ہے تو یہ ایک مستقل معرفہ بن جاتا ہے۔

جب مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان قطع تعلق ہو: یعنی جب مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی اور لفظ آ جائے یا مضاف الیہ نہ ہو، جیسے "المدير المدرسة" (مدرسہ کا پرنسپل) میں "المدير" مضاف ہے اور "المدرسة" مضاف الیہ۔

جب مضاف الیہ مضاف سے اتنا مربوط ہو کہ مضاف پر الف لام کا اضافہ ضروری ہو: جیسے "الحقيقة العِلم" (علم کی حقیقت) میں "الحقيقة" کو الف لام کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔

سوال سوم: درج ذیل فقرات میں حروف مشبہ بالفعل کے عمل نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

حروف مشبہ بالفعل وہ حروف ہیں جو اسماء کے جملے میں آ کر فعل کا کام کرتے ہیں، یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ تاہم، کچھ مخصوص صورتوں میں یہ حروف اپنا عمل نہیں کرتے۔ درج ذیل مثالوں میں ان کے عمل نہ کرنے کی وجوہات دی گئی ہیں:

انما یعاقب المسی:

یہاں "انما" مصدر کے معنی میں آیا ہے اور مصدر ہونے کی وجہ سے یہ اپنے بعد کے اسم پر عمل نہیں کرتا۔ "انما" کے بعد آنے والے اسم اور خبر اپنے اصلی حالت میں رہتے ہیں، یعنی "یعاقب" اور "المسی" پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

کانما القصر جمیل:

یہاں "کانما" کی تقدیر "كأنما" ہے، جہاں "ما" زائدہ ہے۔ "ما" زائدہ ہونے کی وجہ سے "كأن" کا عمل روک دیا جاتا ہے اور اس کا عمل اپنے بعد والے اسم پر نہیں ہوتا۔

لعلما الصناعة ناهضة:

"لعل" کے بعد "ما" زائدہ آیا ہے، جو کہ عمل کو روک دیتا ہے۔ اس وجہ سے "لعل" اپنے بعد آنے والے اسم کو نصب نہیں دیتا اور جملہ اپنے اصل حالت میں رہتا ہے۔

لیتما التلاميذ ناجحون:

"لیتما" میں "ما" زائدہ ہے، جو کہ عمل کو روک رہا ہے۔ "لیتما" کے بعد آنے والے اسم اور خبر اپنے اصلی حالت میں رہتے ہیں اور ان پر نصب یا رفع کا اثر نہیں ہوتا۔

سوال چہارم: ضمیر کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں اور ضمیرمنصوب متصل اور مجرور متصل کس کس چیز سے متصل ہوتی ہے؟

ضمیر کی مختلف اقسام ہیں، جن میں سے سب سے اہم درج ذیل ہیں:

ضمیر کی اقسام:

ضمیر متصل: یہ ضمیر فعل، اسم، یا حرف کے ساتھ جڑ کر آتی ہے اور الگ نہیں ہوتی۔ جیسے "كتبهُ" (اس نے لکھا)، یہاں "هُ" ضمیر متصل ہے۔

Geniusnesthub.com

ضمیر منفصل: یہ ضمیر الگ ہوتی ہے اور جملے میں مستقل طور پر آتی ہے۔ جیسے "أنا" (میں)، "هُوَ" (وہ)، وغیرہ۔

ضمیر مستتر: یہ ضمیر جملے میں پوشیدہ رہتی ہے اور ظاہری طور پر نہیں لکھی جاتی، لیکن معنی میں موجود ہوتی ہے۔ جیسے "يفعل" (وہ کرتا ہے) میں "هُوَ" ضمیر مستتر ہے۔

ضمیر منصوب متصل:
یہ ضمیر فعل کے ساتھ جڑ کر آتی ہے اور نصب کے مقام پر ہوتی ہے۔ یہ ضمیر فعل کی مفعول ہوتی ہے اور فعل کے معنی کو مکمل کرتی ہے۔ مثال کے طور پر:

"ضَرَبَنی" (اس نے مجھے مارا) میں "نی" ضمیر منصوب متصل ہے۔
ضمیر مجرور متصل:
یہ ضمیر حرف جر یا کسی اسم کے ساتھ جڑ کر آتی ہے اور جر کے مقام پر ہوتی ہے۔ یہ ضمیر عموماً مضاف کے ساتھ آتی ہے اور مضاف الیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر:

"کتابہُ" (اس کی کتاب) میں "ہُ" ضمیر مجرور متصل ہے۔
سوال پنجم: خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔
اسمِ موصول کی ایک قسم ''خاص'' اور دوسری قسم "عام" ہے۔

اسم موصول "خاص" وہ ہے جو مخصوص معنی دیتا ہے جیسے "الذی"، "التی" وغیرہ۔ "عام" وہ ہے جو عمومی معنی دیتا ہے جیسے "ما"، "من" وغیرہ۔
ہذانِ تثنیہ "مذکر" کے لئے اسمِ اشارہ ہے۔

"ہذان" عربی میں مذکر کے لئے تثنیہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے، جیسے "ہذان الطالبان" (یہ دو طالب علم ہیں)۔
اسم اشارہ قریب کی تعداد "پانچ" ہے۔

عربی زبان میں قریب کے لئے اسماء اشارہ پانچ ہیں: "هٰذا" (یہ مذکر واحد)، "هٰذہ" (یہ مؤنث واحد)، "هٰذان" (یہ دونوں مذکر)، "هٰتان" (یہ دونوں مؤنث)، "اولٰئِ" (یہ لوگ)۔
هَاتَانِ البَدَانِ میں هَاتَانِ "اسم اشارہ" ہے۔

"هَاتَانِ" عربی میں قریب کے لئے مؤنث تثنیہ کا اسم اشارہ ہے، جیسے "هاتان الطالبتان" (یہ دو طالبات ہیں)۔
هاتَانِ "مؤنث" کے لئے اسم اشارہ ہے۔

"هاتان" کا استعمال مؤنث کے لئے ہوتا ہے، جیسے "هاتان الطالبتان" (یہ دو طالبات ہیں)۔

امتحانی مشق نمبر 1
(یونٹ (1-4)
السؤال الاول: درج ذیل اسماء میں سے معرفہ اور نکرہ کی پہچان کریں: (20)
وَرَقَة۔اَلسَّاِقُ۔اِسمٰعِیلُ۔بَاب۔اَلشُّبَاکُ۔زَینَبَات۔اَنتُم۔طَاھِرُ القَلبِ۔لَبِستُ مِعطَفِی
السؤال الثاني:
ضمیر کن کن صیغوں میں وجوباً پوشیدہ ہوتی ہے اور کن کن صیغوں میں جوازاً پوشیدہ ہوتی ہے؟(20)
السؤال الثالث:
کان، صار، امسٰی کس معنیٰ میں استعمال ہوتے ہیں؟(20)
السؤال الرابع: درج ذیل فقرات مینما عامله اور غیر عاملهالگ الگ کریں(20)

Geniusnesthub.com

ما الظالم ذاهبا،ماناجحظالم،ما محمدالا رسول مالصاالشرطی ضارب،ما الأشجار مورقة، وما أنتم بمعجزين فی الأرض ولا في السماء
السؤال الخامس: مضاف پر الف لام لگانے کی کیا صورتیں ہیں؟(20)
تفصیل جوابات

سوال اول: درج ذیل اسماء میں سے معرفہ اور نکرہ کی پہچان کریں
وَرَقَة - نکرہ (غیر معروف): ورقہ کا مطلب ہے "کاغذ کا ٹکڑا"، یہ نکرہ ہے کیونکہ یہ کسی خاص کاغذ کا ذکر نہیں کرتا۔
اَلسَّاقُ - معرفہ (معروف): الساق کا مطلب ہے "ساق"، یہاں "ال" لگا ہوا ہے جو اس کو معرفہ بنا دیتا ہے۔
اِسْمٰعِيلُ - معرفہ (معروف): اسمٰعیل ایک خاص نام ہے، لہٰذا یہ معرفہ ہے۔
بَابٌ - نکرہ (غیر معروف): باب کا مطلب ہے "دروازہ"، یہ نکرہ ہے کیونکہ یہ کسی خاص دروازہ کا ذکر نہیں کرتا۔
اَلشُّبَّاکُ - معرفہ (معروف): الشباک کا مطلب ہے "کھڑکی"، یہاں "ال" لگا ہوا ہے جو اس کو معرفہ بنا دیتا ہے۔
زَيْنَبَات - معرفہ (معروف): زینبات ایک خاص نام ہے جو مؤنث جمع میں استعمال ہوا ہے، لہٰذا یہ معرفہ ہے۔
اَنْتُم - معرفہ (معروف): انتم ضمیر ہے اور ضمائر ہمیشہ معرفہ ہوتی ہیں۔
طَاهِرُ الْقَلْبِ - معرفہ (معروف): طاہرالقلب ایک مرکب اضافی ہے، اور مرکب اضافی عموماً معرفہ ہوتا ہے۔
لِبِسْتُ مِعطَفِی - معرفہ (معروف): معطفی میں "ی" ضمیر متصل ہے جو اس کو معرفہ بنا دیتا ہے۔
سوال دوم: ضمیر کن کن صیغوں میں وجوباً پوشیدہ ہوتی ہے اور کن کن صیغوں میں جوازاً پوشیدہ ہوتی ہے؟
خلاصہ کے طور پر:

وجوباً پوشیدہ ضمیر: یہ فعل ماضی ثلاثی مجرد اور فعل مضارع (رفع کے وقت) کے صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے، جیسے "ضرب" اور "یفعل"۔
جوازاً پوشیدہ ضمیر: یہ جمع کے صیغے اور مخاطب کے صیغوں میں پوشیدہ ہو سکتی ہے، جیسے "یفعلون" اور "تفعلین"۔
سوال سوم: کان، صار، امسٰی کس معنیٰ میں استعمال ہوتے ہیں؟
کان: یہ فعل ماضی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور "تھا" یا "ہو چکا" کے معنی دیتا ہے۔ جیسے "کان الطالبُ مجتهداً" (طالب علم محنتی تھا)۔

صار: یہ تبدیلی یا حالت میں تبدیلی کے معنی دیتا ہے، یعنی "بن گیا"۔ جیسے "صارَ الطِّفلُ رجلاً" (بچہ آدمی بن گیا)۔

امسٰی: یہ شام کے وقت کے لیے استعمال ہوتا ہے اور "شام کو ہو گیا" کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے "امسٰی الطّقسُ بارداً" (شام کو موسم سرد ہو گیا)۔

سوال چہارم: درج ذیل فقرات میں ما عاملہ اور غیر عاملہ الگ الگ کریں
ما الظالم ذاهبا - عاملہ: یہاں "ما" نافی ہے اور فعل "ذاهبا" پر اثر انداز ہو رہا ہے۔
ماناجحظالم - غیر عاملہ: یہاں "ما" نافی نہیں ہے، بلکہ تاکید کے لیے استعمال ہوا ہے اور "ناجح" پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔
ما محمدالا رسول - عاملہ: یہاں "ما" نفی کے لیے استعمال ہوا ہے اور "رسول" پر اثر انداز ہو رہا ہے۔
مالصاالشرطی ضارب - غیر عاملہ: یہاں "ما" زائدہ ہے اور اپنے بعد والے لفظ پر اثر نہیں کر رہا۔
ما الأشجار مورقة - عاملہ: یہاں "ما" نافی ہے اور "مورقة" پر اثر انداز ہو رہا ہے۔
وما أنتم بمعجزين فی الأرض ولا في السماء - عاملہ: یہاں "ما" نفی کے لیے استعمال ہوا ہے اور "معجزین" پر اثر انداز ہو رہا ہے۔
سوال پنجم: مضاف پر الف لام لگانے کی کیا صورتیں ہیں؟
مضاف پر الف لام لگانے کی صورتیں پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔ خلاصہ کے طور پر:

Geniusnesthub.com

جب مضاف اپنے اضافت سے نکل کر مستقل حیثیت اختیار کر لے۔
جب مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان قطع تعلق ہو۔
جب مضاف اور مضاف الیہ کا تعلق اتنا قریبی ہو کہ الف لام کا استعمال ضروری ہو۔

Geniusnesthub.com